یہ معاملہ عدالت پر محض اپنی سیاسی اغراض کے باعث چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ اور اسے اپنے سیاسی اقتدار کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتی ہیں۔

ہمیں یاد ہے ۱۹۴۷ء کے بعد جب بھی ہندو فرقہ پرست تنظیموں اور ان کی مسلم دشمنی کا تذکرہ ہوتا تھا تو کچھ بڑے لیڈر کہا کرتے تھے یہ فرقہ پرستی، مسلم لیگ کی فرقہ وارانہ سیاست کا ردِ عمل ہے۔ (حالانکہ تاریخی اعتبار سے یہ بھی قابلِ بحث بات ہے) لیکن ہم آج ہندو لیڈروں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اُن کی موجودہ فرقہ پرستی کس چیز کا ردِ عمل ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ان ہندو تنظیموں کو اپنی دُکان چلانے کے لئے ایسے مسائل زندہ رکھنے ہیں ـــــ بہر حال ہندوستانی مسلمانوں کے لئے یہ بھی ایک سیاسی مرحلہ ہے۔ جو اور مراحل کی طرح گذر جائے گا۔

سوویت یونین کو زوال

۱۹ ویں صدی کا آخری نصف اگر سائنسی معجزات کا دور تھا تو بیسویں صدی کا آخری دور سیاسی معجزات کا دور ہے۔ اس میں ایسے سیاسی انقلابات آرہے ہیں جن کا تصور تک نہیں ہوتا تھا۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں روس میں زار کا تختہ پلٹ دیا گیا تھا۔ اور کمیونسٹ حکومت قائم ہو گئی تھی۔ اس کے بعد آس پاس کے ممالک کو ملا کر روس نے سوویت یونین کی تشکیل کی تھی۔ سوویت یونین ایک طاقتور ملک کی حیثیت سے اُبھرا۔ کمیونسٹوں نے اپنے ملک پر آہنی پردہ ڈال دیا۔ دُنیا یہ بھول ہی گئی تھی کہ اس پردہ کے پیچھے بھی عام انسان رہتے ہیں۔ اُن کے سوچنے اور سمجھنے کا انداز بھی وہی ہے جو دُنیا کے دوسرے خطوں کے انسانوں کا ہے۔ ۱۹ اگست کا دن وہ تاریخی دن تھا۔ جب انتہا پسندوں نے ماسکو میں صدر میخائیل گورباچیف کا تختہ پلٹ دیا۔ نائب صدر گینا رڈی نیا ئیف کی سرکردگی میں آٹھ ممبروں پر مشتمل ایک انقلابی کمیٹی بنادی گئی۔ اس زمانہ میں گورباچیف کریمیا میں اپنے گاؤں میں چھٹیاں گذار رہے تھے۔ انھیں مکان میں نظر بند کر دیا گیا ـــــ ادھر قدرت کو اور

ہی کچھ منظور تھا۔ روسی فیڈریشن کے صدر مسٹر یلتسن اس مرحلے میں ڈٹ گئے۔ انھوں نے اس بغاوت کو نہیں مانا۔ اور وارننگ دی کہ اگلے ۲۴ گھنٹوں میں مسٹر گورباچیف کو لایا جائے وہ یا تو بیمار ہیں، یا نظر بند ہیں۔ دنیا انھیں زندہ دیکھنا چاہتی ہے۔ لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہڑتالیں اور مظاہرے شروع ہو گئے۔ اُدھر موقعہ دیکھ کر تین بالٹک ریاستوں اسٹونیا لٹویا اور لتھوانیا نے سوویت یونین سے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا۔ تین دن کے بعد ہی یہ بغاوت ناکام ہو گئی۔ گینارڈی نیائیف اور کے جی بی کے چیف کو گرفتار کر لیا گیا۔ سوویت وزیر داخلہ، اور مسٹر گورباچیف کے ایک فوجی مشیر نے خودکشی کر لی۔ باقی ماندہ باغیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بغاوت کی خاص وجہ یہ بتائی گئی کہ مسٹر گورباچیف نے اصلاحات کی جو تحریک شروع کی تھی۔ اُسے ناپسند کیا جاتا تھا ——— تین دن بعد مسٹر گورباچیف شاندار ڈھنگ سے واپس آ گئے ——— انھوں نے کمیونسٹ پارٹی کو ممنوع قرار دیا۔ اُس کے اثاثہ جات ضبط کر لئے گئے۔

سوویت یونین کافی مدت سے زوال پذیر تھی۔ اس کی اقتصادی حالت بہت خراب تھی۔ سوویت بلاک میں جگہ جگہ اس نے اپنی جو فوج رکھی تھی۔ اُس کا خرچہ ناقابلِ برداشت ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا علم تو دنیا اور امریکہ کو تھا۔ لیکن سوویت یونین میں سیاسی انقلاب بھی آ سکتا ہے اور وہ اندر سے ٹوٹ بھی سکتا ہے اس کا اندازہ کسی بڑے سے بڑے سیاسی مبصر کو بھی نہیں تھا۔ امریکہ کا انٹلی جنس سسٹم دنیا کا سب سے بڑا سسٹم سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی فیل رہا۔ اور کسی سیاسی انقلاب کی پیشین گوئی نہ کر سکا۔

ہر کمالے را زوالے کے قدرتی اصول کے تحت سوویت یونین ٹوٹ رہا ہے۔ تین بالٹک ریاستوں کے علاوہ قازقستان اور تاجکستان نے بھی اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ آذربائیجان سے بھی ایسا ہی اعلان متوقع ہے۔ وسطی ایشیا کی ان ریاستوں میں مسلم اکثریت ہے ——— صدر گورباچیف جلد ہی نئی تجویز لا رہے ہیں۔ سوویت یونین کو فیڈریشن کی بجائے کنفڈریشن قرار دیا جا رہا ہے جس میں صرف دفاع اور خارجہ امور مرکز کے پاس رہیں گے۔ باقی امور میں یہ ریاستیں آزاد ہوں گی۔